م بھجوایا۔ دوسری بیگمات کو مطلع کردیا گیا کہ یار زندہ رہا تو صحبت باقی تجھی
ے ذمہ باقی نہ تھا۔ انھوں مکمل شب بیداری کا ارادہ کرلیا اور خود سے یہ عہد بھی
بغیر گرفتار تک نہیں پہنچاتے لنگوٹ نہیں کھلے گی۔

یک باریک تار بکریوں کے باڑے کے اطراف باندھ دیا گیا۔ عشاء کی نماز ا
کردی گئی۔ ایک ہاتھ میں سونٹا لیے چار زانو بیٹھ گئے۔ آٹھ راتوں کی شب
۔ رات کوئی دو بجے ہوں گے خاں صاحب نے دو دیو ہیکل ہیولوں کو ان کی
ٹھائے چور کی مرمت کو تیار ہوگئے۔ گویا کہہ رہے ہوں بہت دیر کی مہرباں
م رنجہ فرماتا تھا کہ ایک زوردار شاک لگا۔ ایک چور باہر جا گرا اور ایک ٹھیک
میں۔ باہر والا تو کسی طرح بھاگنے میں کامیاب ہوگیا، مگر اندر والا اُن کے
ں صاحب تابڑتوڑ اُس پر سونٹے برسانے لگے۔ چور تاب نہ لا کر زور زور سے
یہ سمجھ رہے تھے کہ چور خاں صاحب کو پیٹ رہے ہیں۔ کوئی مائی کا لال باہر
مرا ہوگیا تو خاں صاحب نے سونٹے کی لگام کھینچی اور اس غرض سے محلّہ والوں
ر کو تھانے لے جاتا ہے۔ مگر جب کوئی باہر نہ آیا تو مجبوراً خاں صاحب نے خود
ک جا کر رکشے والے کی منت سماجت کی، چور کو رکشہ میں ڈال کر تھانے لا کے
ڈال دیا۔ تھانے دار صاحب تعجب سے بولے ''خاں صاحب یہ کیا''؟ خاں
جو ہر مرحوم کے لہجہ میں بولے ''ایک چور بڑا طاقتور نکلا، پہلے میری بکری ہضم
ھا کر بھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اور آپ کا یہ چور ذرا اناڑی تھا سو

ت نہیں کہ خاں صاحب کی طرح ایک لکڑی کا سونٹا پال کر بیگم سے پوچھیں کہ

تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کیے

ں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ جو عورتیں تمھیں بھلی لگیں اور اگر تم انصاف
اح کریں۔

وسوسہ ہمیں مسلسل پریشان کر رہا ہے کہ خدانخواستہ ہمارے گھر میں دیوان
گ جائے۔ خدا کرے کہ یہ وسوسہ اندیشہ ہائے دور دراز ثابت ہو۔ آمین

☆☆☆

(تبصرے کے لیے ہر کتاب کی دو جلدوں کا آنا ضروری ہے)

رفتارِ ادب

(تبصرہ نگار کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

ممتاز مفتی: حیات اور ادبی خدمات

مصنف: ڈاکٹر ریحان حسن

مبصر: جسٹس حیدر عباس رضا

قیمت: 600/- روپے، صفحات: 520

ملنے کا پتا: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی۔٦

فکشن نگاری میں ممتاز مفتی کا نام انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے کہ انھوں نے اس میدان میں نہ صرف اپنی الگ راہ بنائی بلکہ ہمارے فکشن نگاروں کو اپنی تحریروں کے ذریعے رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیا۔ ایک ایسے فکشن نگار کے کام سے ادب کے قارئین کو کماحقہ واقف کرانا ضروری تھا کہ جس کا بیڑا ڈاکٹر ریحان حسن نے اٹھایا اور انھوں نے ''ممتاز مفتی حیات اور ادبی خدمات'' کے نام سے ایسی کتاب لکھی جو پہلی مرتبہ ان کے صحیح مقام و مرتبہ کا تعین کرتی ہے۔ اب تک ہندو پاک میں ان پر جو کتابیں دستیاب ہوئی ہیں یا تو سوانحی نوعیت کی ہیں یا ممتاز مفتی کے کسی ایک یا دو پہلو سے ہی ہمیں روشناس کراتی ہیں جبکہ ان کے فن کی متعدد جہتیں ہیں۔ پاکستان کے مشہور مصنف نذیر احمد نے ممتاز مفتی کے افسانوی ادب کا محاکمہ تو کیا ہے لیکن وہ مفتی کی افسانہ نگاری اور ناول نگاری پر ہی گفتگو کر سکے مفتی کی خاکہ نگاری اور سفر نگاری وغیرہ پر انھوں نے بحث نہ کی۔ اس طرح ہندو پاک میں ''ممتاز مفتی حیات اور ادبی خدمات'' پہلی کتاب ہے جس میں خاکہ نگار اور سفر نگار کے ساتھ ساتھ ممتاز مفتی کی متعدد ادبی حیثیتوں کا تفصیلی ذکر ہے۔

ممتاز مفتی پر ہندستان اور پاکستان میں اب تک جو بھی کتابیں میری نظر قاصر سے گزری ہیں ان میں مفتی کے فن پر بحث کرتے ہوئے کسی نے بھی انشائیہ نگار اور مضمون نگار کی حیثیت سے اس قدر تفصیل سے محاکمہ نہیں کیا جبکہ ڈاکٹر ریحان حسن نے افسانہ نگار اور سفر نگار کے ساتھ ساتھ ممتاز مفتی کی ان ادبی خدمات سے بھی روشناس کرایا کہ جن سے اب تک اردو کے شائقین واقف نہ تھے یعنی بحیثیت انشائیہ اور مضمون نگار۔ چنانچہ پاکستان کے مشہور ناقد اور باخبر ادیب ڈاکٹر انور سدید کا یہ کہنا حقیقت پر مبنی ہے:

''ڈاکٹر ریحان حسن نے ممتاز مفتی کی سب کتابوں کا گہرا مطالعہ ہی نہیں کیا بلکہ ان کی کہانیوں کے کرداروں کی نفسیات تک بھی رسائی حاصل کی ہے اور متعدد ایسے نتائج اخذ کیے ہیں جن تک پاکستان